بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہی ہمارا راستہ ہے![1]

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وبعد،

میرے محبوب مسلمان بھائیو، میرے محترم مجاہدینِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً آج شام میں مجاہدین کے مابین جو فتنہ پھوٹ پڑا ہے اور ''الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام'' کے نام سے معروف جماعت اور 'جماعتِ قاعدۃ الجہاد' کے مابین جو اختلاف رونما ہوا ہے وہ اس امت کے لیے ایک سانحے سے کم نہیں اور وہ محاذ پر بیٹھے ہر مجاہد اور معاشرے میں موجود ہر صاحبِ درد مسلمان کے دل کو چھلنی کیے دے رہا ہے، **واللہ المستعان! ربنا اغفر لنا ذنوبنا وإسرافنا في أمرنا وثبت أقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين، آمين!**

عزیز بھائیو! اگرچہ یہ واقعات نہایت المناک ہیں لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس شر میں سے بھی ان شاءاللہ خیر ہی برآمد ہو گی، **وعسى أن تكرهوا شيئا وهو خير لكم!** درحقیقت یہ اختلاف دو الگ مناہج، دو متضاد اندازہائے فکر اور دو متصادم طرزہائے عمل کا اختلاف ہے اور اس فتنے نے ان دونوں مناہج کے درمیان فرق کو واضح کر دیا ہے۔ ایک منہج:

- 'موالاتِ مسلمین' کو بھی اتنی ہی اہمیت دیتا ہے جتنی 'براءت من الکافرین' کو
- امت کی گردنوں پر مسلط کفر کی آلہ کار، لادین سیاسی و فوجی قیادت کے ارتداد کو بے دھڑک بیان کرتا ہے، مگر تکفیر کے مسائل میں اسلاف کے معتدل طرز، ان کے بیان کردہ ضوابط اور ان جیسی احتیاط ترک کرنے کو بھی ہلاکت سمجھتا ہے
- حملہ آور کافروں کے خلاف قتال کو اس وقت کا اہم ترین فرض اور امت کی آزادی کا ناگزیر وسیلہ سمجھتا ہے، مگر قتلِ مسلم کی ہر ہر چھینٹ سے بھی خود کو بچانے کا حریص رہتا ہے اور 'تترّس' جیسے شرعی قاعدوں کو ان کے ضوابط کی رعایت کیے بغیر عمل میں لانے کو عظیم جرم گردانتا ہے

---

[1] یہ تحریر زیرِ بحث مسئلے سے متعلق ایک عزیز بھائی کے چند سوالات کے جواب پر مبنی ہے، جو بذریعہ خط انہیں بھجوایا گیا تھا۔ بعد ازاں حالات اِس تیزی سے تبدیل ہوئے کہ قائدینِ جماعتِ ''الدولۃ الاسلامیہ فی العراق والشام'' کا انحراف و غلو کھل کر سامنے آگیا اور اس اندیشے کے پیشِ نظر کہ جہاد اور مجاہدینِ امت کے پاکیزہ و شفاف منہج کا چہرہ امتِ مسلمہ کی نظروں میں مسخ ہو رہا ہے، ایسا محسوس ہونے لگا کہ مزید سکوت اختیار کرنے سے اللہ جل شانہ کی ناراضی کا خدشہ ہے۔ لہٰذا اس خط کو اب باقاعدہ مضمون کی شکل دے کر ادارہ السّحاب سے نشر کیا جا رہا ہے۔ أصلح اللہ حالنا! (احمد فاروق)

- امت کی گردنوں پر بزورِ قوت مسلط ہونے پر یقین نہیں رکھتا، بلکہ امت اور اقامتِ خلافت کے مابین حائل رکاوٹیں ڈھا کر امت کے اہلِ حل و عقد (جن میں مجاہد اہلِ علم اور جہادی تحریکات کے قائدین بھی شامل ہیں) کو ہی اس بات کا حق دار جانتا ہے کہ وہ امت کو شریعت کے موافق چلانے والا اور شرعی صفات کا حامل حاکم چنیں اور شوریٰ کے قرآنی اصول پر مبنی نظام قائم کریں
- دیگر جہادی جماعتوں اور عمومی دینی جماعتوں کے ساتھ بالاصل موالات، محبت اور تعاون علی الخیر کا تعلق رکھنے کو اپنا فرض جانتا ہے اور ان سے سوئے ظن رکھ کر، ان پر بلا ثبوت تہمتیں لگا کر، ان کو باغی قرار دے کر یا دیگر باطل، من گھڑت اور دور از کار تاویلات کا سہارا لے کر ان کا خون بہانے کو صریح گمراہی سمجھتا ہے
- حق گو علماء کی رہنمائی میں چلنے کو سفینہء نجات سمجھتا ہے اور قافلہء جہاد کے فیصلے علومِ شرعیہ سے لاعلم لوگوں اور نیم خواندہ مدعیانِ علم کے ہاتھ میں چھوڑنے کو گمراہیوں کی جڑ جانتا ہے۔ نیز یہ منہج ایسے علماء پر زبان درازی کرنے کو اپنے ایمان کے لیے خطرہ سمجھتا ہے جن کا علمی مقام بھی مسلم ہے اور جن کی دین کی خاطر قربانیاں بھی ان کی حق پرستی پر شاہد ہیں
- جہادی عمل کے دوران سیاستِ شرعیہ کے احکام کو ان کا مطلوبہ وزن دینے، مصالح و مفاسد کی رعایت کرنے، مجاہدین کی قوت کو اہم ترین اہداف پر مرکوز کرنے، غیر ضروری اضافی معرکے کھولنے سے اجتناب کرنے اور تجربہ کار جہادی قائدین اور عسکری میدان کے شہسواروں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حتی الامکان کسی منظم و مرتب منصوبے کے مطابق اپنے جہادی سفر کو آگے بڑھانے کو شرعی تعلیمات ہی کا تقاضا سمجھتا ہے اور جہاد کی کامیابی کی ایک اہم کنجی بھی!
- اس امر کی پوری رعایت کرتا ہے کہ یہ مظلوم امت ایک صدی تک کفر کی غلامی میں جکڑی رہی ہے اور معاشرے میں کلمۂ حق کہنے اور احکامِ شرعیہ کو ان کی اصل ہیئت میں وضاحت کے ساتھ نشر کرنے میں دشمن کا جبر اور بہت سی دیگر رکاوٹیں حائل رہی ہیں، اور بہت سی رکاوٹیں تاحال بھی باقی ہیں۔ اس کے سبب مسلم عوام دینی احکام سے بہت حد تک ناواقف و لاعلم ہیں اور بعض قطعی اور جلی امور بھی آج طلبائے علومِ دینیہ تک کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ پس آج اپنی امت سے تعامل کرتے ہوئے عام حالات سے بڑھ کر نرمی کرنے، امت کو شفقت و محبت سے راغب کر کے دین پر مکمل عمل کی طرف واپس لانے اور اس کی غلطیوں کی حتی الامکان تاویل کرنے اور اسے حتی الوسع جہالت کا عذر دینے کی ضرورت ہے۔ اس فقہ الواقع کی رعایت کیے بغیر امت سے یوں تعامل کرنا گویا ہم خیر القرون میں موجود ہوں، یہ بہت سے مفاسد کا ذریعہ بنتا ہے۔

پس آج ایک طرف یہ پاکیزہ منہج ہے جو ہماری ناقص دانست میں کتاب و سنت کی تعلیمات سے موافق اور اسلاف کے فہم کا درست نمائندہ ہے۔ الحمدللہ شام و عراق میں جاری اختلافات کے دوران جہادی محاذوں پر موجود یا ان محاذوں کے حالات سے بخوبی واقف تقریباً تمام ہی معروف اہلِ علم اسی منہج پر کھڑے نظر آئے اور زمینی فاصلوں کے باوجود سب نے تقریباً ایک سا مؤقف اختیار کیا۔ چنانچہ:

1. شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ
2. شیخ ابو قتادہ فلسطینی فک اللہ اسرہ
3. شیخ ابو ولید فلسطینی حفظہ اللہ
4. شیخ ابو محمد مقدسی فک اللہ اسرہ
5. شیخ ایاد قنیبی حفظہ اللہ
6. شیخ محدّث سلیمان العلوان حفظہ اللہ
7. شیخ ابو دجانہ پاشا حفظہ اللہ

8. دکتور ھاني السباعی حفظہ اللہ

9. دکتور عبداللہ محیسنی حفظہ اللہ

10. دکتور سامی العریدی حفظہ اللہ

11. شیخ ابو بصیر طرطوسی حفظہ اللہ

اور دیگر معروف اہلِ علم نے قائدینِ ''الدولۃالاسلامیہ فی العراق والشام'' کے نظریات اور اس کے افعال پر کھل کر نقد کی اور ان کے منہج کی خرابی و گمراہی کو دوٹوک الفاظ میں بیان کیا۔ جبکہ اس کے برعکس میدانِ جہاد سے واقف معتبر علمائے دین میں سے کوئی ایک بھی ایسے نہیں، جو ان کے فاسد نظریات کے حامی ہوں۔ پس یہ اللہ کی خصوصی رحمت ہے کہ اس نے عالمی جہادی تحریک کو بالعموم اور جماعتِ قاعدۃ الجہاد کو بالخصوص اس کٹھن آزمائش کے موقع پر اہلِ سنت کے افراط و تفریط سے پاک رستے پر چلنے کی توفیق بخشی اور اس جہادی تحریک کے اہلِ علم کو امتِ مسلمہ کا سینہ ٹھنڈا کرنے والا مؤقف اختیار کرنے کی توفیق عنایت کی، وللہ الحمد۔ اس کے برعکس جماعت ''الدولۃالاسلامیہ فی العراق والشام'' کی قیادت، جہل، غلو یا کسی بھی دوسرے سبب سے اس منہج کے بیشتر نکات سے انحراف کر رہی ہے اور بالخصوص اپنی امت اور اپنے مجاہد بھائیوں سے تعامل کے معاملے میں شریعت کی تعلیمات کو بری طرح پامال کرنے میں مصروف ہے......اناللہ واناالیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ امیرِ محترم، حکیم الامت، شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کو جزائے خیر دیں جنھوں نے اس راہ پر چل نکلنے والی جماعت سے علیحدگی کا یہ کٹھن مگر برمحل اور صائب فیصلہ کیا اور محض متبعین کی کثیر تعداد کو ساتھ چلانے کے لیے اسلام کے پیغام اور جہادی تحریک کی دعوت کا مسخ ہونا قبول نہ کیا۔ اگر آپ یہ فیصلہ نہ کرتے تو شاید یہ دونوں منہج کبھی الگ نہ ہو پاتے، بلکہ شاید بہت جلد ہی یہ غلط منہج اور مبنی بر جہل و غلو دعوت ہی اصل دعوت کی جگہ لے لیتی۔ پس اس اعتبار سے اس شر سے خیر ہی برآمد ہوئی اور اگرچہ وقتی طور پر کچھ تکالیف سہنا پڑیں گی اور کچھ آزمائشوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا، مگر ان شاءاللہ اس سے اس دین کا پیغام اور مجاہدینِ اسلام کا رستہ مزید واضح ہو کر، نکھر کر سامنے آجائے گا اور یہ بھی عیاں ہو جائے گا کہ عالمی جہادی تحریک کی قیادت ان شاءاللہ حق بات کہنے میں کسی کی ملامت کی پروا نہیں کرتی خواہ اس کی ضرب اس کی اپنی صفوں پر ہی کیوں نہ پڑے، **نحسبهم كذلك والله حسيبهم!**

اللہ تعالیٰ ہمیں افراط و تفریط سے بچائے، کھلے اور چھپے سب فتنوں سے محفوظ رکھے اور حق کو حق دیکھنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق بخشے، آمین!

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه و سلم

۵ رجب، ۱۴۳۵ ھ